Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۳۲ | ۲۳ شوال ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۷ تبوک ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۲۰

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر سفرِ یورپ پر ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔ آجکل حضور کی طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، سفر و حضر میں حضور کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے، حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں اور حضور اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ سر درد کی تکلیف زیادہ ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۴ ستمبر ۱۹۷۸ء کو مجھے پہلا پوتا عطا فرمایا۔ یہ میرے بڑے لڑکے عزیزم انور الحق ملک کا بچہ اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ نام انس احمد ملک رکھا گیا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ بچے کے نیک سیرۃ، عمر دراز، والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کریں۔

(محمد اسمٰعیل ذبیح مولوی فاضل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بنوں۔ وولن ملز بنوں)

ہفتہ تربیت مجالس انصار اللہ

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۳۔ اکتوبر تا ۱۸ اکتوبر ہفتہ تربیت و اصلاح و ارشاد منایا جا رہا ہے۔ تربیت اور اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں مضامین پمفلٹ کی صورت میں زیرِ طبع ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو جلد ہی بھجوا دئے جائیں گے۔ زعماء صاحبان سے گذارش ہے کہ اس ہفتہ کو منانے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور متعلقہ مضامین سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ اکتوبر میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

متقیوں کے لئے دو جنّتیں مقرر کی گئی ہیں ایک دُنیوی اور دوسری اُخروی

متقی کو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ کر دیا جاتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ (الرحمٰن : ۴۷)

ترجمہ:۔ جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنّتیں مقرر ہیں (دُنیوی بھی اور اخروی بھی)

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (مُسلم)

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ اور عفت و غنا کا سوال کرتا ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متّقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جس کا قُرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔ لوگ بہت سی مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ اُن کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں اِنسان کا اپنا اندر اِس قدر مصائب سے بھرا ہوُا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوُا ہے۔

متّقی کے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ (الآیہ س ۱۱) یعنی جو متّقی ہوتے ہیں اُن کو اِسی دُنیا میں بشارتیں سچّے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحبِ مکاشفات ہو جاتے ہیں۔ مکالمۃ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ وہ بشریّت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۵)

روزنامہ ربوہ
الفضل
۲۳ شوال ۱۳۹۸ھ
۲۷ تبوک ۱۳۵۷ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کی جڑ اور اُس کی حفاظت کے دو بنیادی تقاضے

ہم قبل ازیں قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ ایک مومن کی سب سے قیمتی متاع اُس کا ایمان ہوتا ہے جس کے متحقق ہونے کی وجہ سے ہی وہ مومن کہلاتا ہے اور اگر وہ اس کی ذات میں متحقق نہ ہو تو پھر وہ عرفِ عام میں مومن کہلانے کے باوجود عند اللہ مومن شمار نہیں ہوتا۔ اس لئے ایک مومن اپنی متاعِ ایمان کی سب سے زیادہ حفاظت کرتا ہے۔ وہ اپنے مومن ہونے کا اپنے عمل سے ثبوت دیتا ہے اور وہ اس طرح کہ وہ خاص عزم و تعہد سے کام لے کر فسوق و عصیان کے قریب نہیں جاتا اور احکام الٰہی کی اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے میں لگا رہتا ہے اس طرح وہ پوری سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ اپنے ایمان کی حفاظت کرتا چلا جاتا ہے پھر وہ اپنی اِس کوشش پر انحصار نہیں کرتا بلکہ حصولِ فضل کے لئے مسلسل دعائیں کرتا رہتا ہے۔

حفاظتِ ایمان کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ ایمان کی جڑ کو پکڑے اور اسے مضبوط بنانے کی کوشش کرے تا اُس کا ایمان ایک سرسبز و تناور درخت کی صورت اختیار کر کے خوشنما پھولوں اور طیب و شیریں ثمرات سے ہمیشہ لدا رہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایمان کی جڑ کیا ہے؟ سو اِس اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اُس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک کہ دل مسلمان نہ ہو جاوے اور دل مسلمان نہیں ہوتا جب تک وہ لہو و لعب سے لذت حاصل کرتا ہے۔ اس کے مسلمان ہونے کا وہی وقت ہے جب وہ دنیوی حیثیت سے دل برداشتہ ہو گیا ہے اور دنیا کی لذتیں اور خوشیاں اسے ایک تلخی کا رنگ دکھاتی دیتی ہیں۔ جب یہ حالت ہو تو پھر انسان اپنے آپ کو مشاہدہ کرتا ہے کہ مَیں وہ نہیں رہا ہوں بلکہ اَور ہو گیا ہوں، پھر دل میں ایک کشش پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت حاصل کرتا ہے اور ایسی محبت اسے نماز سے ہو جاتی ہے جیسے اپنے کسی عزیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے، یہ ہے اصل جڑ ایمان کی۔ مگر یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ ہم اس بات کا نمونہ نہیں بتا سکتے اور نہ الفاظ میں اِس کو سمجھا سکتے ہیں کیونکہ الفاظ حقیقت کے قائم مقام نہیں ہوتے۔ اس لئے جب یہ حالت آتی ہے تو پھر انسان اپنی گزشتہ زندگی پر حسرت و افسوس کرتا ہے کہ وہ یونہی ضائع ہو گئی، کیوں پہلے ایسی حالت مجھ پر نہ آئی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

حضور علیہ السلام کے اِس ارشاد سے ظاہر ہے کہ ایمان کی اصل جڑ یہ ہے کہ ایک مومن اس دلی ذوق و شوق سے اللہ کو یاد کرنے کا عادی بن جائے کہ ذکرِ الٰہی میں اسے لذت محسوس ہونے لگے اور اس ذوق و شوق اور حضورِ قلب سے وہ نماز ادا کرنے لگے کہ نماز کی ادائیگی اس کے لئے عین راحت بن جائے۔ جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو انسان کا ایمان خطرہ میں ہوتا ہے یعنی اِس امر کا دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں شیطان اسے ورغلا کر پھر گمراہ نہ کر دے۔ لیکن جب یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یعنی انسان کو ذکرِ الٰہی اور نماز میں لذت آنا شروع ہو جاتی ہے تو پھر شیطان کے لئے اسے ورغلانے کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور اس کا ایمان شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو حضور علیہ السلام نے ذکرِ الٰہی اور نماز میں لذت محسوس ہونے کو ایمان کی جڑ قرار دے کر فی الاصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ایک ارشاد کو ذرا مختلف الفاظ میں دُہرایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور اسے قاضی عیاض نے کتاب الشفاء میں نقل کیا ہے۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اخلاق اور مکارم عادات کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس میں حضورؐ نے اپنے مکارمِ اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے ذکرِ الٰہی اور نماز سے اپنے قلبی تعلق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

(۱) ذِکْرُ اللّٰہِ اَنِیْسِیْ (۲) قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔

یعنی (۱) ذکرِ الٰہی میرا انیس ہے۔ مراد یہ ہے کہ مجھے اس سے ایسا اُنس ہے کہ میں اس سے جدا ہو ہی نہیں سکتا (۲) اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

ذکرِ الٰہی اور نماز میں دلی شغف کی یہی وہ کیفیت ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کی جڑ قرار دیا ہے۔ جسے یہ نصیب ہو گئی اس کا ایمان ایک مضبوط چٹان کی طرح ہے جو کبھی متزلزل ہو ہی نہیں سکتا۔ چونکہ یہ کیفیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدرجۂ اتم حاصل تھی اور آپ اِس کیفیت کے لحاظ سے بھی انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے اِس لئے آپ مسلم ہی نہیں بلکہ اول المسلمین قرار پائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ج وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۝

(انعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

ترجمہ:۔ تُو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے اور مَیں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

الغرض ذکرِ الٰہی اور نماز میں شغف کا انسان کے ایمان سے بہت گہرا تعلق ہے کسی انسان میں یہ شغف جتنا زیادہ ہوتا ہے اُتنا ہی زیادہ وہ کامل الایمان ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکرِ الٰہی اور نماز میں شغف کی اِس کیفیت کو ایک ایسا مقیاس قرار دیا ہے جس سے انسان کے ایمان کو جانچا اور پرکھا جا سکتا ہے۔ ایمان روحانی حیات اور کفر روحانی موت پر دلالت کرتا ہے۔ اِس امر کا پتہ کہ آیا ایمان کا ایک مدعی واقعی مومن یعنی روحانی طور پر زندہ ہے ذکرِ الٰہی اور نماز میں شغف کی کیفیت سے چلتا ہے۔ اِسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکرِ الٰہی کے تعلق میں فرمایا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ (بخاری کتاب الدعوات)

ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ ہے۔

اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے متعلق فرمایا ہے:۔

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

(مسلم کتاب الایمان)

انسان کے ایمان اور شرک و کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑنا ہے یعنی نماز میں شغف ایمان پر دلالت کرتا ہے اور نماز کا ترک کرنا کفر کی طرف واپس لوٹنے کے مترادف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِن ہر دو احادیث سے ثابت ہے کہ انسان کے ایمان (جسے روحانی حیات سے تعبیر کیا جاتا ہے) کا دار و مدار ذکرِ الٰہی اور نماز میں شغف پر ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یادِ الٰہی میں لذت حاصل ہونے اور نماز کی محبت کے دل پر غالب آنے کو ایمان کی جڑ قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے ایمان کے ثمرات سے متمتع ہونے کے لئے اس جڑ کی حفاظت ضروری ہے۔ جو شخص ذکرِ الٰہی میں محو رہتا اور اس سے لذت حاصل کرتا اور نماز کی محبت میں سرشار رہتا اور اس سے حظ اور سرور حاصل کرتا ہے اس کا ایمان ہر طرح سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ پس ذکرِ الٰہی اور نماز کے التزام کو ایمان کی جڑ کی حیثیت حاصل ہے اور اس کے دو بنیادی تقاضے یہ ہیں کہ انسان اِس دلی ذوق و شوق سے ذکرِ الٰہی کو اپنا معمول بنائے کہ اُس سے اُسے روحانی لذت حاصل ہونے لگے اور نماز اُسے اِس درجہ محبوب ہو کہ اسے ترک کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہو اور پھر اِس ذوق و شوق اور حضورِ قلب کے ساتھ وہ نماز ادا کرنے والا بنے کہ اس کی ادائیگی روحانی کیف و سرور سے سرشار کرنے کا موجب ثابت ہونے لگے۔

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بے کار چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کر لیں!"

مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر شاہد، مربی سلسلہ مقیم بہاولپور

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریک جدید کی بنیاد رکھی تو اس کے ستائیس مطالبات جماعت کے سامنے پیش کئے اور جماعت کو تاکید کی کہ ان مطالبات کو پورا کیا جائے تا تحریک جدید کا مشن کامیاب ہو کر ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کا نام روشن کیا جا سکے۔ ان مطالبات میں سے درج ذیل تین مطالبات جو خاص طور پر جماعت کے بیکار نوجوانوں کے لئے ہیں جماعت کے سامنے بار بار پیش کرنے کی ضرورت ہے وہ مطالبات یہ ہیں:-

(۱) بیکار دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔

(۲) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

(۳) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

بے کاری کی کئی وجوہات ہیں۔ خود بیکاروں کی زبان سے عام طور پر سننے میں یہی آتا ہے کہ روزگار کی تلاش میں ہیں لیکن کوئی کام نہیں مل رہا لیکن بالعموم حقیقت یہ ہوتی ہے کہ بیکار نوجوان اپنی حیثیت اور رتبہ کے لحاظ سے روزگار چاہتے ہیں اگر اس سے کم درجہ کا کوئی کام انہیں ملے تو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم یافتہ کے لئے علمی ماحول میں کام کرنا مناسب ہے۔ کسی فن کے ماہر کے لئے اس کا متعلقہ پیشہ بہتر ہے اور مرد طبقہ کے لئے اس کا اپنا میدان ہونا چاہئے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جب کسی بے کار شخص کو اس کے مناسب حال کام نہ ملے تو اپنے خاندان اور قوم پر بار بننے کی بجائے اپنی حیثیت سے کم درجہ کے کام پر بھی بخوشی قناعت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا اور خدا چاہے تو اس سے بہتر کام بھی میسر آ سکتا ہے اگر نسبتاً کم حیثیت کا کام بھی نہ ملے تو کم تر بلکہ کمترین کام کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرنی چاہئے۔

بعض اوقات کم آمدنی والے پیشے اس لئے اختیار نہیں کئے جاتے کہ اس سے گزر اوقات نہ ہو سکے گی لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک لمبا عرصہ بیکاری اور بیروزگاری کیا گزر اوقات کرتی ہے؟ کیا اس سے بہتر نہیں ہے کہ اگر زیادہ نہیں تو تھوڑا ہی لے لیا جائے اور زیادہ کے لئے کوشش اور دعا جاری رکھی جائے۔

کم حیثیت والے کام اختیار نہ کرنے کی ایک وجہ جھوٹی عزت کے جذبات ہوتے ہیں۔ ایک ایم اے پاس نوجوان یہ سمجھتا ہے کہ اگر میں افسر کی بجائے کسی دفتر میں کلرک بھرتی ہو گیا تو اس میں میری ہتک ہے اور ایک اعلیٰ خاندان کا نوجوان یہ خیال کرتا ہے کہ اگر میں نے مزدوری کی تو میرے خاندان کی ناک کٹ جائے گی۔ اے کاش جھوٹی عزت و غیرت والے جذبات کی یہ ناک کٹ جائے تو بہتر ہو! ایسے جذبات و افکار قوموں اور خاندانوں کے تنزل کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قوم پر احسان کرتے ہوئے "وقار عمل" کی سکیم جاری کی۔ اپنے ہاتھ سے ہر قسم کا کام کرنے کو عزت اور اسے فردی اور قومی زندگی کے شرف کا موجب قرار دیا حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے "مجھے آپ کی تلاش ہے۔" عنوان کے تحت یہ اعلان فرمایا:-

"کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں۔ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازار میں کر سکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں؟"

بیکاری کی ایک وجہ سستی، کاہلی اور کم ہمتی بھی ہوتی ہے۔ قوم سے اس مہلک مرض کو جلد سے جلد دور کرنا ضروری ہے ورنہ ساری قوم میں اس وبا کے پھیل جانے کا خطرہ ہے۔ کامیابی حاصل کرنے کے لئے محنت، مشقت، جرأت اور حوصلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ نوجوانوں کے دل و دماغ سہل پسندی کی بیماری سے پاک کر کے انہیں مشکل پسندی کا عادی بنانا چاہئے۔ مندرجہ بالا ارشاد کے تحت ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:-

"کیا آپ سفر کر سکتے ہیں اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں، ناواقفوں اور ناآشناؤں میں، ہفتوں اور مہینوں۔ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالاتر ہوتے ہیں۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تو اسی قسم کے نوجوانوں کی تلاش میں رہے دراصل ایسے نوجوان ہی خاندانوں اور قوموں کی ترقی اور عزت کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قوم کے نوجوانوں کے سامنے اپنے اسلاف کے کارنامے رکھے جائیں۔ انہیں ہمت اور جرأت دلائی جائے ان میں مردانگی کے جوہر کو ابھارا جائے۔ انہیں سستی اور کاہلی کی زندگی سے باہر نکالا جائے اور انہیں جھوٹی عزت اور شہرت کے جذبات سے پاک کر کے قوم کے لئے مفید اور فعال وجود بنایا جائے۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

اگر نوجوان ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو گئے تو فتح اور کامیابی ہماری قوم کے قدم چومے گی۔ گری قوموں کو ادبار کے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ جس قوم کے نوجوانوں کی اصلاح ہوئی اور انہوں نے بہادری سے کام کیا۔ وہی قوم کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور جس قوم کے نوجوان بے کار اور سست اور ان کے دل جھوٹی عزت کے جذبات سے ہمکنار رہے وہ قوم تنزل و ادبار کا شکار ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپ کے حالیہ دورہ کے دوران مغربی جرمنی میں نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"جرمن قوم بڑی محنتی قوم ہے۔ اس نے انتھک محنت سے بڑے تھوڑے عرصہ میں پورے ملک میں صنعت و حرفت کا ایک جال بچھا دیا ہے اور ملکی معیشت کو بام عروج پر پہنچا دیا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے کام سے ان کی لگن اور شوق قابل داد ہے دوستوں کو ان سے سبق سیکھنا چاہئے اور کبھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ قدرت کا قانون بھی یہی ہے کہ محنت کرو گے تو پھل پاؤ گے"

(الفضل ۲۹ مئی ۱۹۷۸ء صفحہ ۵)

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پرواہ نہ کر

تحریک جدید کا ایک مطالبہ یہ ہے کہ "بیکار دنیا میں نکل جائیں خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں"

جب حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے قادیان میں یہ مطالبہ پیش فرمایا تھا تو کئی نوجوان اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور نامساعد حالات کے باوجود غیر ممالک میں پہنچ گئے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے شروع ۱۹۳۵ء میں بتایا کہ:-

"لنڈن سے ابھی ہماری جماعت کے دو دوستوں کا مجھے خط ملا ہے ان میں سے ایک جالندھر کا رہنے والا ہے اور ایک اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جگہ کے قریب کسی اور مقام کا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہم آپ کی اس تحریک کے تحت گھر سے پیدل چل پڑے اور اب پیدل چلتے ہوئے رنگون پہنچ گئے ہیں اور آگے کی طرف جا رہے ہیں۔ کجا جالندھر، کجا رنگون، پندرہ سو میل کا سفر ہے۔ لیکن انہوں نے ہمت کی اور پہنچ گئے۔ راستہ میں بیمار بھی ہوئے لیکن دو ماہ بیمار رہنے کے بعد پھر چل پڑے اب وہ سٹریٹ سیٹلمنٹس کے علاقہ کی طرف بڑھ رہے ہیں تو ہمت کر کے کام کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے کام کے راستے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

(الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء صہ)

رقم پاس نہ ہو تو ایک بیکار نوجوان ہمت کر کے پیدل ہی لمبے لمبے سفر طے کر سکتا ہے اور "سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ" کے تحت دنیا میں چل پھر کر اپنی روزی کے سامان تلاش کر سکتا ہے۔ خود کو ایک جگہ پابند کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی روزی کے سامان کسی اور علاقہ میں کئے ہیں۔ ہر انسان کے لئے ساری دنیا وسیع ہے۔ اسے خدا کی زمین میں خدا کی قدرت کے نشان دیکھنے چاہئیں اور حلال و طیب رزق کی تلاش کرنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے سامنے "سائیکل سکیم" رکھی ہے۔ نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اس سکیم کو کامیاب بنائیں جہاں تعلیم و تربیت، اصلاح و ارشاد اور خدمت خلق کے سلسلہ میں اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے اور اس سے بڑھ کر ہو سکتا ہے۔ وہاں اس سکیم کے ذریعہ بیکاری اور بے روزگاری کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ بیکار نوجوان اگر پیدل چل کر دنیا میں روزگار تلاش نہیں کر سکتے تو کم از کم سائیکل کے ذریعہ ہی دنیا میں پھریں اور خدا تعالیٰ کی وسیع زمین میں اپنی روزی تلاش کریں۔ اخبارات میں خبریں آتی رہتی ہیں کہ فلاں ملک کے فلاں نوجوان یا کسی سیاح نے ساری دنیا کا چکر سائیکل پر لگایا یا موٹر سائیکل اور سکوٹر کے ذریعہ ساری دنیا کی سیر کی۔ اگر کوئی شخص سیاحت کی خاطر یا سیر و تفریح کی غرض سے اس طرح دنیا میں گھوم سکتا ہے تو بیکار نوجوان اپنے روزگار کی تلاش میں بلکہ سب سے عظیم مقصد تبلیغ اسلام کی خاطر سائیکل پر ساری دنیا کا چکر نہیں لگا سکتے۔ ع

"ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا"

خدا تعالیٰ محنت کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے نوجوان ہمت سے کام لیں اور دنیا میں پھیل جائیں۔ اگر وہ اپنا مطمح نظر یہ رکھیں کہ ہم دنیا میں اس لئے پھیلیں گے تا اسلام کو دنیا میں پھیلائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرمائے گا۔ اور وہ نوجوان دنیوی خوشحالی بھی پائیں گے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کا بھی باعث بنیں گے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ میرے سامنے مشرقی جرمنی کے بعض باہمت اور صالح نوجوانوں کی مثالیں ہیں جنہوں نے نیک مقاصد کے تحت کام کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیوی خوشحالی بھی حاصل کی اور جماعت کی ترقی کا باعث بھی بنے۔

یاد رکھیں کہ دنیا میں پھیلنے سے قبل یہ عزم کرنا ضروری ہے کہ جب بھی امام کی آواز آئے گی کہ واپس آجاؤ تو ابراہیمی طیور کی طرح اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے مرکز میں پہنچ جاؤ گے۔ جب حکم ہو کہ پھیل جاؤ تو پھیل جاؤ اور جب صدا آئے کہ جمع ہو جاؤ تو پروانہ وار پرواز کرتے ہوئے امام کے قدموں میں پہنچ جاؤ کیونکہ اسی میں خیر و برکت اور فتح و کامیابی ہے۔

خدا تعالیٰ ہماری قوم کے نوجوانوں کو نیکی، اطاعت، ہمت اور محنت کے جوہر سے حصہ وافر عطا فرمائے تا خود ان کے خاندان بھی خوشی کی زندگی گزاریں اور اسلام اور احمدیت انشاء اللہ فتح میں بھی ان کا اہم کردار ثابت ہو۔ آمین ثم آمین!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ اشعار ہمیشہ پیش نظر رکھیں:-

"مردوں کی طرح باہر نکلو اور نازِ ادا کو رہنے دو
سِل رکھ لو اپنے سینوں پر اور آہ و بکا کو رہنے دو
مسلم جو خدا کا بندہ تھا افسوس کہ اسبابوں کا ہے
اسباب کرو کوئی پیدا حیلے اور بہانے رہنے دو
خود کام کو جیت کر کے تم اللہ کے سر پر دیتے ہو
تم اپنے کام کو دیکھو اور اس کی قضا کو رہنے دو
جو اس کے پیچھے چلتے ہیں ہر قسم کی عزت پاتے ہیں
لگ جاؤ اسی کی اطاعت میں اور چون و چرا کو رہنے دو"

o

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دے

o

ایک عظیم روحانی فجر کا طلوع

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ مقیم جزائر فیجی

(ریڈیو فیجی سے ۵ جولائی ۷۸ء کو نشر کیا گیا)

"رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝"

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سویرے اٹھنے پر ہمیں یہ پیاری دعا سکھائی ہے:-

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ"

اس کے بعد سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے اپنے فضل سے ایک لمبی اور تاریک رات کے بعد ہماری زندگیوں میں آج کی صبح عطا کی ہے۔

اس کے بعد سامعین کرام کی خدمت میں یہ بات عرض کرتا ہوں کہ عالم ظاہر کی طرح روحانی عالم بھی ہے اور ظاہری فجر کی طرح ایک روحانی فجر بھی ہوتی ہے۔ روحانی فجر خدا تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں کی بعثت سے ہر زمانہ ہر قوم اور ہر علاقہ میں ہوتی رہتی ہے۔ کہتے ہیں ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبی اور رسول دنیا کی اصلاح اور ہدایت کے لئے تشریف لائے۔ ہر نبی کے ذریعہ روحانی فجر طلوع ہوتی رہی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت رام چندر جی مہاراج، حضرت کرشن جی مہاراج، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آخر میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سب سے بڑی عظیم نورانی اور روحانی فجر اس دنیا پر طلوع ہوئی۔

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر اسلام کی ترقی کی تین صدیوں کے بعد ایک ہزار سال تک فیج اعوج کا زمانہ بھی آیا جو روحانی لحاظ سے ایک لمبی اور تاریک رات تھی۔ اس لمبی اور تاریک رات کے بعد بزرگان سلف اور کتب مقدسہ کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے ایک عظیم روحانی فجر عطا کی ہے۔ یہ عظیم روحانی فجر خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے عظیم مامور حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے ہوئی ہے جس نے ہمیں قرآن کریم کی آیات وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ اور وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ کے مطابق یہ پیاری تعلیم دی ہے کہ حضرت کرشن جی مہاراج اور حضرت رام چندر جی مہاراج بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے پاک اور سچے بزرگ تھے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ اس عظیم روحانی فجر کے طلوع ہونے پر ہم نے زندہ خدا کی زندہ تجلیات اور لاکھوں نشانات کو دیکھا ہے۔ جن سے ہمارے دلوں میں زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا ہوا ہے اور ہمارے دلوں میں تا قیامت روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ نبی اور زندہ رسول پاک محمد مصطفےٰ صلعم نبیوں کے سردار اور زندہ کتاب قرآن کریم پر زندہ ایمان اور عرفان حاصل ہوا ہے اور اسی زندہ ایمان کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ سے زائد ہم احمدی مسلمان ایک ہی امام اور ایک ہی خلیفہ کے ہاتھ پر جمع ہو کر دنیا کے تمام ممالک میں اسلام کے روحانی انقلاب کے قیام کے لئے صحابہ کرامؓ کی طرح غیر معمولی طور پر جان، مال، وقت اور عزت کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اپنے فضل سے ان کے نہایت خوشکن اور ایمان افروز نتائج ظاہر فرما رہا ہے۔

ہم احمدی مسلمان سب کے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں اور سب کے لئے دعائیں کرنے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہم سب کی کمزوریوں پر پردہ ڈال دے اور ہمیں ایسی حالت میں اس جہان سے اٹھائے کہ ہم نیک اور پاک ہوں اور ہمیں اللہ تعالیٰ دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے جن کے ملنے کا اس نے اپنے تمام نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ وعدہ دیا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل اور رسوا نہ کرے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

o

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پہلا دن - ۲۰؍ اخاء — جمعہ

صبح

۷-۳۰ تا ۱۱-۰۰	خدام دفتر بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ حاصل کریں گے اور اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کرکے اپنے خیمے نصب کریں گے۔
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰	جائزہ - صدرِ محترم انتظامات کا جائزہ لیں گے۔
۱۱-۳۰ تا ۲-۴۵	وقفہ برائے طعام، نماز جمعہ وعصر

دوپہر کا کھانا بیرونی خدام دارالضیافت میں کھائیں گے۔ ٹھیک ایک بجے مسجد اقصیٰ میں خطبہ شروع ہوتا ہے۔ جمعہ کے معاً بعد خدام مقام اجتماع میں پہنچیں گے اور پنڈال میں بیٹھیں گے۔

۲-۴۵ تا ۳-۰۰	جائزہ اور ہدایات
۳-۰۰	تلاوتِ قرآن مجید، عہد
	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔
۴-۱۵ تا ۵-۱۰	فٹ بال ۱، فٹ بال ۲ - کبڈی ۱
۵-۱۰ تا ۵-۲۵	وقفہ برائے تیاری نماز
۵-۲۵ تا ۵-۴۵	نماز مغرب، عشاء
۵-۴۵ تا ۶-۰۰	درس قرآن مجید
۶-۰۰ تا ۷-۰۰	وقفہ برائے طعام (اس دوران اسٹیج پر تقریری مقابلہ معیار سوم ہوگا)
۷-۰۰ تا ۸-۰۰	شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر)
۸-۰۰ تا ۹-۰۰	تقریری مقابلہ معیار دوم
۹-۰۰ تا ۱۰-۱۵	مقابلہ ترجمہ قرآن کریم - مقابلہ حفظِ قرآن - تلاوت قرآن کریم کا ابتدائی مقابلہ - مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۴۰	فائنل مقابلہ تلاوتِ قرآن مجید

(شب بخیر)

دوسرا دن - ۲۱؍ اخاء — ہفتہ

۳-۴۵ تا ۴-۲۰	بیداری، تیاری نماز تہجد
۴-۲۰ تا ۴-۵۰	نماز تہجد
۴-۵۰ تا ۵-۲۰	نماز فجر
۵-۲۰ تا ۵-۳۵	درس قرآن مجید
۵-۳۵ تا ۵-۴۰	تمام خدام پنڈال میں قرآن کریم کی تلاوت کریں گے۔
۵-۴۰ تا ۵-۵۵	ورزش
۵-۵۵ تا ۶-۴۵	ناشتہ - (اس دوران والی بال نمبر۱ - نمبر۲ - نمبر۳ اور رسہ کشی نمبر۱، نمبر۲، نمبر۳ کے مقابلے ہوں گے)

	علمی مقابلے	ورزشی مقابلے
۶-۴۵ تا ۹-۰۰	مشاہدہ معائنہ۔ مضمون نویسی مقررہ نظمیں زبانی سنانے اور مطالعہ حدیث کے مقابلے۔	۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر اور ایک میل کی لمبی دوڑیں - لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ - گولہ پھینکنا - نیزہ پھینکنا - تھالی پھینکنا - وزن اٹھانا - کلائی پکڑنا۔

۹-۰۰ تا ۹-۵۰	فٹ بال نمبر۳ - کبڈی نمبر۲ - کبڈی نمبر۳
۹-۵۰ تا ۱۱-۲۰	مقابلہ عام معلومات - ہر سہ معیار
۱۱-۲۰ تا ۱۱-۳۰	درس از کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰	تقریری مقابلہ معیار خاص
۱۲-۳۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے طعام، تیاری نماز (اس دوران اذان کا مقابلہ ہوگا)
۱-۳۰ تا ۱-۴۵	نماز ظہر، عصر
۱-۴۵ تا ۲-۱۵	ذکر حبیبؑ
۲-۱۵ تا ۴-۱۰	شوریٰ - سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوں گی۔
۴-۱۰ تا ۵-۱۰	کبڈی - فٹ بال، والی بال (سیمی فائنل)
۵-۱۰ تا ۵-۲۵	وقفہ برائے تیاری نماز
۵-۲۵ تا ۵-۴۵	نماز مغرب، عشاء
۵-۴۵ تا ۶-۰۰	درس حدیث
۶-۰۰ تا ۷-۲۰	وقفہ برائے طعام
۷-۲۰ تا ۸-۱۰	تلقینِ عمل
۸-۱۰ تا ۹-۲۰	تقریری مقابلہ معیار اول
۹-۲۰ تا ۱۰-۴۰	علمی و مذہبی سوالات کے جوابات

تیسرا دن - ۲۲؍ اخاء — اتوار

۳-۴۵ تا ۴-۲۰	بیداری، تیاری نماز تہجد
۴-۲۰ تا ۴-۵۰	نماز تہجد
۴-۵۰ تا ۵-۲۰	نماز فجر
۵-۲۰ تا ۵-۳۵	درس قرآن مجید
۵-۳۵ تا ۵-۴۰	تمام خدام پنڈال میں ہی تلاوتِ قرآن مجید کریں گے۔
۵-۴۰ تا ۵-۵۵	ورزش
۵-۵۵ تا ۶-۵۵	ناشتہ - (اس دوران پیغام رسانی، نظم خوانی، رسہ کشی اور والی بال کے فائنل مقابلے ہوں گے)
۶-۵۵ تا ۷-۴۵	فٹ بال فائنل
۷-۴۵ تا ۸-۳۵	کبڈی فائنل
۸-۳۵ تا ۹-۰۵	تقاریر علماء سلسلہ
۹-۰۵ تا ۹-۱۵	درس از کتاب "مشعلِ راہ"
۹-۱۵ تا ۱۰-۴۵	تلقینِ عمل
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۱۵	خطاب صدر محترم
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۴۵	پرچہ قرآن مجید و دینی معلومات۔ (ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے) خدام قلم پنسل ہمراہ لاویں۔
۱۱-۴۵ تا ۱-۰۰	وقفہ برائے طعام، تیاری نماز
۱-۰۰ تا ۱-۱۵	نماز ظہر، عصر
۱-۱۵ تا ۳-۰۰	شوریٰ
۳-۰۰ تا	انعامات

الوداعی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

عہد - دعا۔

دعا کے بعد خدام کو جانے کی اجازت ہوگی۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱- عزیزم میجر محمود احمد صاحب ابن محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے مرحوم علاج کرانے کے بعد یورپ سے واپس آگئے ہیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک عبدالرحیم - دارالصدر شرقی - ربوہ)

۲- خاکسار کا خالہ زاد بھائی مبشر احمد آف فیصل آباد حال راہوالی ضلع گوجرانوالہ ریلوے سٹیشن راہوالی پر مورخہ ۲۹؍ اگست کو ایک حادثہ میں سخت زخمی ہوگیا تھا۔ اس حادثہ میں اُس کی دونوں ٹانگیں جائے حادثہ پر ہی کٹ گئیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین

(محمد انوار الحق ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ - لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مالی جہاد کے بارے میں انصار اللہ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔
"میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔"

جیسا کہ مذکورہ بالا ارشاد سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کو بھی مکلف فرما دیا ہے۔ اندریں صورت جبکہ سالِ رواں ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے انصار بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ فوراً حسب ذیل امور کا جائزہ لیں:۔

۱۔ کیا انصار اللہ میں سے کوئی رکن اس مالی جہاد سے محروم تو نہیں؟

۲۔ کیا ہر رکن انصار اللہ نے اپنے وعدہ سالِ رواں کی رقم ادا کر دی ہے۔ اور کیا اُن کی رقم اُن کی مالی حیثیت کے مطابق ہے؟

اپنی سالانہ رپورٹ میں اِن مساعی کا ذکر اور ان کے نتائج کا اندراج ضرور فرمائیں۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ وقفِ جدید ناصرات

وقفِ جدید کا ایک حصّہ "دفترِ اطفال" ہے یعنی سولہ سال سے کم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کا چندہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصرات کے وقفِ جدید کے چندہ کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر ڈالی ہے۔ اِس سال اِس سلسلہ میں خوش کُن رپورٹ نہیں ملی۔ صرف تین ماہ باقی ہیں براہِ مہربانی تمام لجنات اِس سلسلہ میں ایک ہفتہ وقف کر کے ہر بچی سے وقفِ جدید کا چندہ وصول کریں اور مرکزی لجنہ اماء اللہ کو بھی اپنی کوششوں کے نتائج سے مطلع کریں کہ کُل کتنی ناصرات ہیں اور کتنی وصولی ہوئی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو ۹ ستمبر کو ہو چکا ہے اور پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ جو طلباء کسی وجہ سے ۹ ستمبر کے انٹرویو میں نہیں آ سکے اُن کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چِٹھی لے کر ۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز سوموار ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریک جدید میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

۲۔ انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی فوٹوسٹیٹ کاپی ساتھ لے کر آئیں یا مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چِٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی ہو۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ایک اور خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار

ربڑ کی مُہریں

خوبصورت اور پائیدار

سلسلہ احمدیہ کے جملہ رسائل اور اخبار

علمی، ادبی، ملکی وغیر ملکی رسائل کا مرکز

فرزانہ لائبریری صدر بازار راولپنڈی

ایک احمدی طالب علم سیکنڈری بورڈ کراچی کے میٹرک کے امتحان میں اوّل رہا

احباب جماعت یہ پڑھ کر خوش ہوں گے کہ مکرم شریف احمد رفیق صاحب (وڈ لیمڈ ٹریڈ کمپنی وکٹوریہ روڈ کراچی) کے فرزند عزیزم نعیم احمد رفیق صاحب بعمر ۱۶ سال نے بفضلِ اللہ تعالیٰ و بتوفیقہٖ کراچی بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (میٹرک) کے سالانہ امتحان ۱۹۷۸ء میں ۸۵۰ نمبروں میں سے ۷۳۵ نمبر لے کر اوّل پوزیشن حاصل کی ہے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

عزیزم موصوف مجموعی لحاظ سے کراچی کے قریباً چالیس ہزار طلباء و طالبات میں اوّل رہے ہیں۔ عزیز نے سائنس گروپ میں اور جنرل گروپ میں اور MERIT کے لحاظ سے دونوں گروپوں کے تمام طلباء و طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور ۸۶٫۴ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس نمایاں کامیابی کو مبارک کرے اور مستقبل میں ایسے مزید کامیابیوں اور ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے اور عزیز موصوف کو والدین ملک قوم اور جماعت کے لئے نافع وجود بنائے۔ آمین

(عبد السلام طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی)

تقریب رخصتانہ و درخواستِ دعا

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز سوموار ½ ۵ شام کراچی میں محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کے بڑے صاحبزادے مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان کراچی کی رہائش گاہ پیران کی ہمشیرہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ ایم۔ اے کی تقریب رخصتانہ محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبد الشکور صاحب اسلم نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی صدر الدین صاحب نے دُرِّثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ کراچی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ ان کا نکاح اسی دن صبح مکرم انیس احمد صاحب عقیل ایم۔ اے پرنسپل نصرت ہائی سکول بانجول گیمبیا (ابن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان) کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

خواہشمند احباب متوجہ ہوں

احمد نگر میں برلب سڑک واقع ایک مشین آرا جس کے ساتھ آٹا پیسنے، روئی دھُننے اور مونجی چھڑنے کی مشینیں بھی ہیں ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے خواہشمند احباب زیرِ دستخطی سے رجوع فرمائیں۔

صوبیدار میجر برکت علی

دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت۔ ہر قسم بلڈنگ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ رحمت بازار **ربوہ**

فون ۵۲۱ — رہائش ۴۳۱